REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم سہ شنبہ ۲۲ جمادی الاول ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۸/۱۳ ۔ ۲۴ نبوت ۱۳۳۸ھش ۔ ۲۴ نومبر ۱۹۵۹ء ۔ نمبر ۲۷۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۳ نومبر۔ بوقت پونے دس بجے صبح

پرسوں اور کل حضور کو کچھ اعصابی ضعف کی شکایت رہی۔ اس کے علاوہ عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں۔ تا وہ قادر مطلق خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضور کو کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ۔ ربوہ ۲۳ نومبر ۱۹۵۹ء

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۲۳ نومبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے بازو کا پلستر پرسوں اتار دیا گیا۔ ہڈی کی حالت تو درست ہے مگر سوجن ہے اور پلستر اتارنے کے بعد کل رات اور دن بھر شدید درد کی تکلیف ہو جاتی رہی۔ آج درد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کمی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ سیدہ موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرماتے رہیں۔

خاکسار:۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد ربوہ

لنکا کے وزیر خزانہ اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے

ان کی جگہ مسٹر ایم۔ ایم مصطفیٰ کو نیا وزیر خزانہ مقرر کر دیا گیا

کولمبو ۲۳ نومبر۔ مسٹر سٹینلے ڈے زوئسا وزیر خزانہ نے اپنے عہدے سے استعفا دے دیا ہے۔ ان پر الزام عائد کیا جا رہا تھا کہ سابق وزیر اعظم مسٹر بندرا نائیکے کے قتل کی سازش میں ان کا بھی ہاتھ ہے۔ یہی وجہ تھی کہ ہر طرف سے ان کی برطرفی کا مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ ان کے پارلیمنٹری سیکرٹری ایم۔ ایم مصطفیٰ کو ان کی جگہ وزیر مقرر کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ کل انہوں نے اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔ مسٹر ڈے زوئسا دولت مشترکہ کی پارلیمانی ایسوسی ایشن کانفرنس منعقدہ کینبرا اور منصوبہ کولمبو کی مشاورتی کانفرنس منعقدہ جکارتا سے فارغ ہونے کے بعد کل ہی کولمبو واپس آئے تھے جب تک وہ ملک سے باہر رہے حکومت پر ان کی برطرفی کے لئے دباؤ ڈالا جاتا رہا۔

یاد رہے وزیر خزانہ کا بھائی تین دن پہلے مسٹر بندرا نائیکے کے قتل کی سازش کے سلسلہ میں گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ ایک سابق وزیر مسز وجے وردھینے بھی گرفتار کر لی گئی تھیں۔ اس وقت تک اس سلسلہ میں بطور مجموعی آٹھ اشخاص گرفتار ہو چکے ہیں۔

مسٹر ڈے زوئسا دوسرے وزیر ہیں جنہیں مسٹر بندرا نائیکے کے قتل کے بعد وزارت سے الگ ہونا پڑا تھا۔

. . . .

. . . . چند روز پیشتر لنکا کی مخالف پارٹی کی طرف سے پارلیمنٹ میں اس مفہوم کی تحریک کا ایک نوٹس دیا گیا تھا کہ مسٹر ڈے زوئسا اپنے بھائی کی گرفتاری کے بعد وزارت میں نہیں رہ سکتے۔ انہیں وزارت سے الگ کر دینا چاہیئے یا انہیں خود بخود وزارت سے استعفا دے دینا چاہیئے۔

چین حالات کو بگاڑنے کی کوشش کرے گا

ہانگ کانگ ۲۳ نومبر۔ مغربی مبصرین نے اندازہ لگایا ہے کہ مسٹر چو این لائی وزیر اعظم چین پنڈت نہرو کو جوابی تجاویز بھیجیں گے۔ تا کہ سرحدی مسئلہ کو حل کرنے میں تاخیر سے کام لیا جائے ان مبصروں کا خیال ہے کہ اس مسئلے کو حل کرنے کی بجائے چین اسے بگاڑنے کی کوشش کرے گا۔

امریکہ اور روس میں ثقافتی معاہدہ

ماسکو ۲۳ نومبر۔ امریکہ اور روس نے ۱۹۶۱ء کے سائنسی تکنیکی۔ ثقافتی اور تعلیمی معاہدے پر دستخط کر دیئے ہیں معاہدے کے مطابق معلومات کا تبادلہ کیا جائے گا۔ دونوں کے ماہر اور طلبہ ایک دوسرے کے ہاں جایا کریں گے۔ اور ایٹمی طاقت کے پُرامن استعمال کے بارے میں تبادلہ خیالات کیا کریں گے۔ سرطان اور امراض قلب کے علاج نیز سینما۔ تھیٹر اور ٹیلی ویژن کے میدان میں ایک دوسرے سے تعاون کیا جائے گا۔

روس اور مصر کا نیا معاہدہ

ماسکو ۲۳ نومبر۔ روس اور متحدہ عرب جمہوریہ نے ثقافتی تبادلہ کے معاہدے میں توسیع کر دی ہے جس کے مطابق روسی سائنسدانوں، معدنیات کے ماہروں اور روسی پروفیسروں کی ۶ جماعت متحدہ عرب جمہوریہ جائے گی۔ اور متحدہ عرب جمہوریہ کے طلباء۔ اساتذہ اور کاریگر روس جا کر تربیت حاصل کریں گے۔

علیحدہ مکانات حاصل کرنے کے خواہشمند احباب کی توجہ کیلئے

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جن احباب کو علیحدہ کمرے درکار ہوں وہ براہ راست افسر مکانات جلسہ سالانہ ربوہ کو تحریر فرمائیں۔ ایسی درخواستیں نظارت ہذا کی معرفت بھجوانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ نظارت ہذا کا اس انتظام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

جاندار اور مستحکم نظام

بنیادی جمہوریتوں کے ذریعہ ملک کو ایک جاندار اور مستحکم نظام حکومت دینا آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یونین اور شہری کونسلوں میں اپنے صحیح نمائندے بھیجئے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی۔

نظریۂ مادیّت

از منہ وسطی میں یورپ میں مذہب نے جو غیر معقول صورت اختیار کر لی تھی اس کا رد عمل ضروری تھا۔ چنانچہ یورپ کا جب اسلام سے تصادم ہوا تو اہل یورپ کو اپنے غیر معقول مذہبی عقائد کا احساس ہوا ـــــ لیکن چونکہ بعض حالات کی وجہ سے مسلمان اسلام کو یورپ کے سامنے اصلی صورت میں پیش کرنے سے قاصر رہے۔

. . . .

- - - - اور یورپ کے مذہبی پیشواؤں نے اسلام کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پھیلانے کے لئے منظم پروپیگنڈہ شروع کر رکھا تھا۔ جس کی کئی وجوہات ہیں۔ اس لئے یورپ میں مذہب کے خلاف جو رد عمل ہوا۔ وہ مادہ پرست فلسفہ کی طرف ہوا۔ جس کے لئے یونانی فلسفہ میں نظیر پہلے ہی موجود تھی۔ اس کا نتیجہ عملی سائنس کی ترقی اور صنعت و حرفت کی صورت میں برآمد ہوا۔ تعلیم یافتہ طبقہ نے علوم و فنون میں نئی راہیں نکالیں اور ہر شعبہ علم میں صرف مادی نقطۂ نظر سے سوچنا شروع کیا۔

جہاں تک عملی سائنس اور نئی نئی ایجادات کا تعلق ہے۔ ان رجحانات کا بہت فائدہ ہوا یورپ نے صنعت و حرفت میں انتہائی ترقی کی۔ سائنسدانوں کا نقطۂ نظر یہ تھا کہ تحقیقات کا دائرہ مادیات تک محدود رکھا جائے اور مابعد الطبعیات کو الگ رکھا جائے۔

یہاں تک تو ٹھیک تھا۔ لیکن خالص مادی نقطہ نظر سے سوچنے کا ایک بہت برا نتیجہ بھی یہ پیدا ہوا کہ بعض لوگوں نے مابعد الطبعیاتی حقائق کا بالکل انکار کر دیا اور یورپ اور امریکہ میں آجکل ایسے ہی لوگوں کی کثرت ہے جو مذہب سے جو مابعد الطبعیاتی چیز ہے بالکل انکار کر دیا ہے اس سے نہ صرف مذہب کو بلکہ اخلاق کو بھی سخت نقصان پہنچا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ معاشرہ میں سخت ذہنی اور اخلاقی انتشار پیدا ہو گیا ہے۔

دنیا میں دہریت یا مادہ پرستی کوئی نئی چیز نہیں شروع ہی سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں جو صرف اسی ورلی دنیا کو حقیقی سمجھتے رہے ہیں۔ اور مابعد الطبعیاتی حقائق سے منکر رہے ہیں۔ لیکن موجودہ زمانہ میں سائنسی ترقی کی وجہ سے دہریت نے نہایت منظم صورت اختیار کر لی ہے یورپ کے اکثر تعلیم یافتہ لوگ دہریت کی طرف رجحان رکھتے ہیں اور بعض صورتوں میں مادہ پرستانہ نقطۂ نظر سے اخلاقی اقدار کی حقانیت ثابت کرنے کی بھی کوشش کی جاتی ہے۔ یورپ میں کئی ایک مجالس ہیں۔ جو دہریت کا باقاعدہ پروپیگنڈہ کرتی ہیں۔ اشتراکیت جو آج دُنیا کے ایک معتد بہ حصہ پر چھائی ہوئی ہے۔ خالصتاً اپنا انحصار دہریت پر رکھتی ہے۔ چنانچہ مارکس اور اینگلز نے جو موجودہ اشتراکیت کے باپ سمجھے جاتے ہیں۔ دہریت پر اس کی بنیاد قائم کی ہے۔

مادہ پرستی کا انحصار مندرجہ ذیل تین باتوں پر ہے۔ اوّل مادہ ازلی و ابدی ہے دوم علت و معلول کا سلسلہ۔ سوم ذاتی خاصیتیں۔ مادہ پرست کہتا ہے کہ مادہ ہمیشہ سے ہے اگرچہ وہ مختلف صورتیں بدلتا رہتا ہے۔ ہر ایک تبدیلی جو ہوتی ہے۔ اس کی مادی علت ضروری ہوتی ہے۔ اگرچہ ابھی تک ہم اسکو معلوم نہ کر سکے ہوں۔ مادہ کی مختلف صورتوں میں جو خاصیتیں پائی جاتی ہیں وہ ہمیشہ سے ہیں۔ یہ موٹی موٹی باتیں ہیں جن کو مادہ پرست مانتا ہے۔ اگرچہ مادہ پرستوں میں بھی باہم بڑے بڑے اختلافات ہیں۔ ہم یہاں ان تمام تفصیلات میں نہیں جا سکتے۔ تمام مادہ پرست کسی مابعد الطبیعات حقیقت کے انکاری ہیں اور اس انکار کی وجہ ان کے پاس یہی ہے کہ ہر معلول کی علت معلوم کی جا سکتی ہے۔

جہاں تک مادہ کے ازلی و ابدی ہونے کا سوال ہے مادہ پرست اس کا کوئی سائنٹفک جواب نہیں دے سکتا۔ کیونکہ ازل و ابد کا تصور کسی تجربہ گاہ میں پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچایا جا سکتا۔ اس لئے یہ محض ایک قیاس ہے۔ جس کو ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ رہا علت و معلول کا سلسلہ اور مادہ کی ذاتی خاصیتیں تو اگر غور کیا جائے تو یہ دونوں باتیں باہم متضاد ہیں۔ کیونکہ اگر مادہ کی ذاتی خاصیتیں ہیں تو ان کی علت کیا۔ مثلاً ہائیڈروجن اور آکسیجن ملکر پانی بنتا ہے۔ سوال ہوتا ہے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ اس کا جواب مادہ پرست کے پاس کچھ نہیں ہے۔ وہ اس کا جواب دیتا ہے کہ ہائیڈروجن اور آکسیجن میں یہ ذاتی خاصیت ہے کہ جب وہ دونوں ایک خاص مقدار اور ایک خاص انداز سے ملائی جائیں تو پانی کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ *inherent* یعنی ذاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسا کہنے سے علت و معلول کا سلسلہ غلط ثابت ہوتا ہے *inherent* یا ذاتی خاصیت خود ہی اس سلسلہ کی راہ میں ایک روک بن جاتی ہے۔ اس سے واضح ہے کہ اس کائنات کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے سائنٹیفک علم کافی نہیں ہے خواہ وہ کتنا بھی ترقی کر جائے اس کے ایسے حدود ہیں جن کے باہر انسانی دماغ جا نہیں سکتا۔ اور ان حدود تک پہنچنے کے بعد بھی "کیوں" باقی رہتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ خود انسان اپنے اس علم سے متسلی نہیں ہوتا۔ اس میں کوئی چیز ایسی موجود ہے کہ جو سائنٹیفک علم کے حدود کو چھو لینے کے بعد بھی تشنہ رہ جاتی ہے۔

سائنٹیفک علم کی حد مادہ کی *inherent* قوتوں پر جا کر ختم ہو جاتی ہے لیکن انسان کا جذبہ تلاش اس حد پر پہنچ کر ختم نہیں ہو جاتا۔ وہ آگے جانا چاہتا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس کی خلش اور بھی تیز ہو جاتی ہے یہ خلش کیوں ہے؟ خود علت و معلول کے اصول ہی سے اس کا جواب سوا اس کے اور کوئی نہیں ہو سکتا کہ اس کائنات کو کما حقہٗ سمجھنے کے لئے سائنٹیفک ذریعہ علم کے علاوہ کوئی نہ کوئی اور ذریعہ علم ہے جس سے کائنات کی وہ حقیقت سمجھ میں آ سکتی ہے جس کو سمجھنے کے لئے ہماری سائنسی تجربہ گاہیں قاصر ہیں صاف لفظوں میں بات یہ ہے کہ ہمیں ایک ایسی ہستی کو ماننا پڑتا ہے جو مادہ کی *inherent* قوتوں کی خالق ہے۔ جو اس معلول کی علت ہے۔ جو ازلی و ابدی ہے۔ الغرض وہ تین اصول جن پر مادہ پرست اپنے مادیاتی نظریہ کا انحصار رکھتا ہے۔ وہ آخری در حقیقی نہیں ہیں۔ بلکہ وہ اصول سائنٹیفک طریق کار کی بے چارگی کا اظہار کرتے ہیں اور انسانی تجسس کے جذبہ کو اس طرح ٹھوکر لگاتے ہیں کہ اسکو اپنی تشفی کے لئے علم کے ایک دوسرے ذریعہ کی طرف راجع ہونا پڑتا ہے۔ تا کہ کائنات کے متعلق ایک متوازن نظریہ اجاگر ہو۔

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کائنات کو سمجھنے کے لئے مادی سائنٹیفک طریق کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت اس کے الٹ ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے جو فرمایا ہے کہ سخر لکم ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض یعنی اللہ تعالےٰ نے تمہارے لئے وہ سب کچھ مسخر کر دیا ہے جو زمین میں ہے اور آسمانوں میں ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ تسخیر کائنات ضروری ہے۔ بلکہ جیسا کہ شیخ سعدی نے فرمایا ہے "کہ بے علم نتواں خدا را شناخت" کائنات کے مادی پہلو کو سمجھنے ہی سے علت العلل کے وجود کا نشان ملتا ہے البتہ یہ رستہ خطرات سے پر ہے۔ اور انسان مادہ پرستی کی بھول بھلیوں میں پھنس جاتا ہے جیسا کہ دانایان زمانہ آج پھنس گئے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے انسان کو اس کے چنگل سے نجات دلانے کے لئے ہی سلسلہ رسالت قائم کیا ہے۔ رسالت کے ذریعہ ہی انسان "ہونا چاہیئے" کے مقام سے نکل کر "ہے" کے محل میں قدم رکھتا ہے انبیا علیہم السلام ہی کائنات کو سمجھنے کے اس دوسرے راستہ کی طرف راہنمائی کرتے ہیں جس کے بغیر ہمارا تصور کائنات مکمل نہیں ہو سکتا۔ اور نہ زندگی منازل ارتقاء طے کر سکتی ہے۔ ورنہ مادہ پرستی انسان کو ایک ایسے چکر میں ڈال دیتی ہے جو حیرانیوں اور پریشانیوں کے سوا کچھ نہیں ہے۔ کیونکہ انسانی نفس پورا اطمینان چاہتا ہے۔ جو اس چکر میں اسکو حاصل نہیں ہو سکتا۔

جلسہ سالانہ ۱۹۵۹ء کے موقع پر

الفضل کا شاندار جلسہ سالانہ نمبر شائع ہو گا

جلسہ سالانہ ۵۹ء کی مبارک تقریب پر امسال بھی الفضل کا شاندار نمبر شائع ہو گا۔ جو قیمتی اور عمدہ مضامین کے علاوہ متعدد خاص تصاویر سے بھی مزین ہو گا۔ انشاء اللہ

اس نمبر کی تیاری شروع کر دی گئی ہے۔ علمائے سلسلہ اور دیگر اہل قلم احباب جلد سے جلد اس نمبر کے لئے اپنے بلند پایہ تحقیقی مضامین ارسال فرمائیں۔ مضامین زیادہ سے زیادہ ۲۵ نومبر تک موصول ہو جانے چاہئیں۔ کیونکہ اسکے بعد اسکی طباعت شروع ہو جائے گی۔ مشتہرین کیلئے بھی یہ ایک نادر موقع ہے انہیں بھی فوراً اپنے آرڈر بھجوا دینے چاہئیں۔

(ادارہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ کے تیسرے سالانہ اجتماع پر

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پیغام

میرا پیغام خدام الاحمدیہ کوئٹہ کے نام

مجھے معلوم ہوا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ اپنا سالانہ اجتماع ۱۱-۱۲-۱۳ ستمبر ۱۹۵۹ء کی تاریخوں میں منعقد کر رہی ہے۔ اور مجھ سے بھی اس موقعہ پر مختصر سے پیغام کی خواہش کی گئی ہے۔

سو احمدی نوجوانوں سے میرا پیغام اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے۔ کہ اپنی عمروں کے اس دور کو غنیمت جانو کہ کام کرنے کی طاقت کے لحاظ سے یہ زمانہ انسان کے لئے بہترین زمانہ ہوتا ہے جبکہ انسان کے اندر جسمانی قوتیں بھی اپنے پورے عروج میں ہوتی ہیں اور کام کرنے کا جذبہ اور دلولہ بھی کمال کی حالت میں پایا جاتا ہے۔ بے شک بڑی عمر میں انسان کے اندر سوچ و بچار کی پختگی زیادہ پیدا ہو جاتی ہے۔ اور روحانی قوٰے عموماً زیادہ ترقی یافتہ ہوتے ہیں۔ لیکن فعّالیت اور انتھک جدوجہد کی جو کیفیت جوانی میں میسر آتی ہے بڑی عمر میں بہت کم دیکھی گئی ہے۔

پس اے نونہالانِ جماعت کوئٹہ! اپنی اس عمر کو غنیمت جانو اور اسلام اور احمدیت کی خدمت میں وہ کارہائے نمایاں دکھاؤ کہ قیامت کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحیں غیر معمولی محبت اور شفقت کے ساتھ تمہارا استقبال کریں اور اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحمت کا سایہ تمہارے سروں پر ہو۔

یاد رکھو کہ تمہارا کام دو حصوں میں تقسیم شدہ ہے۔ ان دو شعبوں کو ہمیشہ اپنی نظروں کے سامنے رکھو اور ایک لمحہ کے لئے بھی انہیں اپنی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دو۔ ایک شعبہ **تربیت** کا ہے یعنی احمدی نوجوانوں کو اسلام اور احمدیت کی تعلیم پر قائم رکھنا تاکہ ان کا ظاہری قدم بھی احمدیت کی تعلیم پر قائم ہو۔ اور ان کی روحیں بھی احمدیت کی تعلیم سے سرشار رہیں۔ اور دوسرے **تبلیغ** یعنے جو غلط فہمیاں اسلام اور احمدیت کے متعلق پھیلائی جاتی ہیں۔ ان کو غیراز جماعت لوگوں کے دلوں سے دور کر کے انہیں اسلام اور احمدیت کے محاسن پر آگاہ کیا جائے اور بتایا جائے کہ اس زمانہ میں **اسلام کی کشتی** کا واحد سہارا صرف اور صرف احمدیت ہے کیونکہ یہ وہ **حبل اللہ** ہے۔ جو موجودہ زمانہ کے خطرناک مادی سیلاب کے زمانہ میں ڈوبتے ہوئے لوگوں کو بچانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے آسمان سے نازل کیا ہے۔

مگر ضروری ہے کہ اپنا کام **محبت** اور **نرمی** اور **ہمدردی** کے رنگ میں کرو۔ اور اس سے بھی بڑھ کر یہ ضروری ہے کہ اپنے آپ کو اسلام اور احمدیت کا کامل نمونہ بناؤ۔ کیونکہ نمونہ کے بغیر محض زبانی تبلیغ کوئی اثر نہیں رکھتی۔ بلکہ الٹا تبلیغ کرنے والے کو مورد الزام بنا دیتی ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو ایسے رنگ میں کام کرنے کی توفیق دے۔ جو اس دنیا میں اس کی رضا کا موجب اور آخرت میں آپ لوگوں کی سرخروئی کا باعث ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد
ربوہ ۸ ستمبر ۱۹۵۹ء

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا

خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن کے نام پیغام

ہماری درخواست پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے مجلس خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن کے تیسرے سالانہ اجتماع پر نہایت قیمتی نصائح پر مشتمل پیغام ارسال فرمایا تھا۔ یہ پیغام افادہ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

خاکسار سید علی اکبر شاہ باندھی معتمد نشر و اشاعت خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن

برادران سندھ کے نام میرا پیغام

مجھے معلوم ہوا ہے کہ خیرپور سندھ کے خدام الاحمدیہ کا تیسرا سالانہ اجتماع بمقام باندھی ضلع نواب شاہ ۱۸ تا ۲۰ ستمبر ۱۹۵۹ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ اور مجھ سے خواہش کی گئی ہے کہ میں اس موقعہ پر کوئی پیغام بھجواؤں۔ سو میں ذیل کی مختصر سی سطور میں اپنا پیغام بھجوا رہا ہوں۔

جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے پاکستان و ہندوستان کے تمام صوبوں میں سے سندھ کا علاقہ ہی وہ علاقہ ہے۔ جس میں سب سے پہلے اسلام نے اپنا مبارک قدم رکھا اور یہ وہ زمانہ تھا جبکہ غالباً ابھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابی زندہ تھے اور پھر سندھ کے ذریعہ سے ہی ابتداءً اسلام اس ملک کے دوسرے حصوں میں پھیلا۔ پس سندھ کا ہم پر خاص حق ہے۔ اور سندھ پر ہمارا خاص حق ہے۔ اور اس حق کی ادائیگی اس طرح ممکن ہے کہ ہم سندھ کے غیر مسلموں کو اسلام کی آغوش میں لانے کے لئے اور سندھ کے غیر احمدیوں کو احمدیت کے نور سے منور کرنے کے لئے خاص توجہ اور خاص جدوجہد اور خاص دعاؤں سے کام لیں۔

اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اسلام کی ترقی کے دوسرے دور کی داغ بیل ڈالی ہے اور خدا کے فضل سے یہ درخت اب بڑھے گا اور پھولے گا اور پھیلے گا اور کوئی نہیں جو اسے روک سکے۔ مگر ہم صرف خدائی وعدہ پر تکیہ کر کے خاموش نہیں بیٹھ سکتے۔ یقیناً یہ خدا سے غداری ہوگی کہ ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کی طرح یہ کہیں کہ جاتو اور تیرا رب اور تم دونوں دشمن کے مقابلہ پر ہو کر جنگ کرو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ بلکہ ہمارا کام رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں کی طرح یہ ہے کہ ہم اپنے امام سے عرض کریں کہ "ہم حاضر ہیں اور آپ کے سامنے اور آگے اور پیچھے اور دائیں اور بائیں ہو کر لڑیں گے"۔ یہ وہ روح ہے جس سے دین کی لڑائیوں میں فتح کا رستہ کھلا کرتا ہے۔ اور اسی روح کی ہم اپنے نوجوانوں سے امید رکھتے ہیں۔

مگر دینی جہاد کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہمارا **قول** اور ہمارا **عمل** دونوں مجسم تبلیغ بن جائیں۔ ہماری زبانوں پر حق کی تبلیغ ہو اور ہمارے اعمال میں حق کی تصویر نظر آئے اور پھر اس رستہ میں ہماری جو بھی کوشش ہو وہ **محبت اور نرمی اور نصیحت** کے رنگ میں ہو اور جیسا کہ قرآن فرماتا ہے کہ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن۔ اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ نوجوانوں کے اندر احمدیت کی روح پھونکی جائے اور وہ اپنے آپ کو اسلام کا سپاہی سمجھیں اور اسی احساس میں اپنی زندگیاں گزاریں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو اور آپ کو اپنی رضا کے ماتحت زندگی گزارنے کی توفیق دے اور آپ لوگوں کو اس قسم کا روحانی مقناطیس بنائے جسے دوسروں کو اپنی طرف کھینچنے کی زبردست طاقت حاصل ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین ولا قوۃ الا باللہ العظیم

والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد

فضل عمر ہسپتال ربوہ کی یادگاری مسجد

احباب تعمیر مسجد کی تکمیل میں حصہ لیکر ثواب حاصل کریں

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

اللہ تعالےٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ ہسپتال کے احاطہ میں جو یادگار مسجد احباب کے عطایا سے تعمیر ہو رہی تھی وہ تقریباً مکمل ہو چکی ہے۔ صرف اس کے اندر رنگ ہونا بجلی کی وائرنگ اور دریوں کی ضرورت ہے۔ جس کا اندازہ چھ سات صد روپے ہے۔ مگر اب اس مد میں کوئی رقم باقی نہیں رہی۔ لہذا خاکسار احباب کی خدمت میں اس اعلان کے ذریعہ درخواست کرتا ہے کہ یہ معمولی سی رقم بطور عطایا بھجوا کر تعمیر مسجد کی تکمیل میں حصہ لیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار:۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال
19 11/59

اُذکروا موتاکم بالخیر

دو مرحوم بزرگ

(از مکرم ماسٹر محمد علی خانصاحب اشرف ہوشیارپوری چنیوٹ)

میں ایسے دو حقیقی بھائیوں کی زندگی پر مختصر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں جو صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھے اور فوت ہو چکے ہیں۔

یہ دونوں بھائی راسخ العقیدہ صحیح الایمان احمدی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لٹریچر سے بخوبی واقف و عامل تھے۔ چونکہ دونوں اصحاب میرے ہم ضلع - ہم عصر اور ہم عمر تھے

دونوں اصحاب قصبہ ماہل پور ضلع ہوشیارپور کے باشندے تھے۔ قریشی خاندان سے تھے۔ بے حد سعید، بے ریا اور صالح، بے لوث تبلیغ کرنے والے تھے۔ بڑے بھائی کا اسم گرامی منشی غلام نبی صاحب اور چھوٹے کا ماسٹر محمد نظام الدین تھا۔ منشی غلام نبی صاحب مرحوم ورنیکلر مڈل و جے وی کلاس پاس کر کے ضلع ہوشیارپور کے ایک ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ وہ پور میراں نام موضع میں مدرس تھے۔ افسران محکمہ کی نگاہ میں اپنے فرائض کی سرانجام دہی میں محنتی و جفاکش تھے۔ ان کا ہر موسم گرما و سرما میں طریقہ یہ تھا کہ ہر ہفتہ سکول بند ہونے پر علاقہ بیٹ کے کسی گاؤں میں مثلاً میانی افغاناں یا موضع شاہ شرف وغیرہ میں شب باشی کر کے اگلے دن علی الصبح اٹھ کر دریا پار کر کے قادیان دارالامان پہنچتے۔ اکثر نماز فجر، ظہر، عصر ادا کر کے پھر وہاں سے واپسی پر کسی نہ کسی جگہ رات بسر کر کے اگلی صبح کو اپنی ملازمت پر حاضر ہو جاتے۔ کبھی غیر حاضر نہ ہوتے۔ بااخلاق، ہنس مکھ اور ملنسار، متواضع مبلغ احمدیت تھے، موصی و صحابی تھے۔ نہایت خوش شکل و خوبصورت رکھتے تھے۔ ابھی جوانی نہ ڈھلی تھی کہ داعی اجل کو لبیک کہہ کر مقبرہ بہشتی قادیان دارالامان میں مدفون ہوئے۔ اللّٰھم اغفرہ۔ آمین

چھوٹے بھائی کا نام ماسٹر محمد نظام الدین صاحب تھا۔ میٹرک پاس۔ غریب الطبع۔ شرافت کے پتلے۔ باخلق۔ ہمہ دوست۔ ان کے مکان پر مہمانوں کے لئے لنگر خانہ جاری رہتا تھا۔ ہم دونوں ایک ہی دفتر ریلوے میں ملازم تھے۔ میں خود بھی ان دنوں میٹرک پاس تھا۔ میرے دل میں ان کی بڑی عزت و محبت تھی۔ کچھ عرصہ انہوں نے قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں آنریری مدرسی کی تھی۔ پھر ہمیشہ کے لئے محکمہ ریلوے لاہور میں رہے۔ یہ نومبر ۱۹۰۹ء میں محکمہ تعلیم ڈرائنگ

لے کر داخل ہو گیا وہ اسی جگہ رہے۔

مرحوم نے اپنی زندگی میں ایک رسالہ بھی نور فرقان نام متعلقہ احمدیت و دعاوی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام شائع کر کے ثواب دارین حاصل کیا۔ نہایت متواضع تھے۔ پنجگانہ نماز و تہجد کے پابند تھے۔ جوانی میں وفات پا کر بوجہ موصی و صحابی ہونے کے مقبرہ بہشتی قادیان دارالامان میں مدفون ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

ملک مشتاق احمد صاحب مرحوم

(ملک حمید اللہ صاحب بھیرہ)

میرے پیارے بھائی جان مکرم ملک مشتاق احمد صاحب انجینئر پاکستان منٹ لاہور مؤرخہ ۱۳ نومبر کو بقضائے الٰہی اچانک حرکتِ قلب بند ہونے سے لاہور میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عنفوان شباب میں ایسی المناک وفات بوڑھے والدین اور خورد سالہ بچوں کے لئے یقیناً ایک زبردست صدمہ ہے۔ ایسے جگر دوز زخم کا گھاؤ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور عاجز بندوں کے صبر ہی سے بھر سکتا ہے۔

مرحوم جماعت احمدیہ بھیرہ کے ممتاز رکن بے لوث خدمت گذار اور ماسٹر فضل الٰہی صاحب مرحوم کے بڑے صاحبزادے تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ اس نے ازراہ شفقت ابتدائی ایام میں ہمارے خاندان کو احمدیت کے نور کو شناخت کرنے کی سعادت بخشی۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے قبولِ حق کے بعد ان کی دعوت پر ہمارے بزرگ حضرت ملک نور احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے احمدیت قبول کر لی۔ گویا احمدیت کی محبت ہماری سرشت میں داخل ہو گئی۔ پھر والد صاحب کی خاص توجہ اور تربیت کا اثر تھا کہ احمدیت کا درد مرحوم کے دل میں پوری طرح موجزن تھا۔ والد صاحب کی خدمات کو اپنانے کی تڑپ رکھتے تھے۔ حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے خاص عقیدت رکھتے تھے۔ جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام میں عجیب روحانی لذت محسوس کرتے تھے۔ جلسہ پر ہر سال آنے کی کوشش کرتے۔ اگر کبھی ایسا اتفاق ہو جاتا کہ رخصت نہ مل سکتی تو بھی کسی نہ کسی طرح چند گھنٹوں کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے روح پرور کلمات طیبات سننے کے لئے پہنچ جاتے۔

سادہ طبیعت اور اچھے اخلاق کی وجہ سے مرحوم کا حلقہ احباب وسیع تھا۔ اچھے اور ستھرے علمی مذاق کے مالک تھے۔ بنی نوع انسان کی ہمدردی کی وجہ سے جہاں بھی رہے اچھی یاد اپنے پیچھے چھوڑی۔ محنت اور دیانت کی وجہ سے افسر اور ماتحت سب متاثر تھے۔

مرحوم نے عالم شباب میں جان جانِ آفریں کے سپرد کی ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ ہماری سن رسیدہ والدہ کے لئے یہ صدمہ اور بھی المناک اور اندوہگیں بلکہ جانکاہ ہے۔ احباب جماعت خصوصاً صحابہ کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں مقام بخشے اور غم زدہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور مرحوم کے خورد سالہ بچوں اور ہم سب کو احمدیت کے شیدائی بزرگوں کے نقش قدم پر چلائے۔ ہماری رگ رگ میں حقیقی اسلام کی محبت داخل فرمائے اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین اللّٰھم آمین

مری حیات کا ہر لمحہ جاوداں ہو جائے

(مکرم محمود احمد صاحب مرزا۔ منشی فاضل)

زہے نصیب کہ وہ مجھ پہ مہرباں ہو جائے
نئے سرے سے - مرا عزم - پھر جواں ہو جائے

زہے نصیب میسر ہو اُس کا قُرب مجھے
مری حیات کا ہر لمحہ جاوداں ہو جائے

زہے نصیب - وہ میرے دماغ پر چھائے
زہے کرم وہ مرے دل میں میہماں ہو جائے

ثریٰ سے تا بہ ثریا - مری رسائی ہو -
جو اُس کی چشمِ کرم مجھ پہ ناگہاں ہو جائے

کچھ اس طرح وہ مجھے نگہِ ناز سے دیکھے
کہ سجدہ گاہ مری - اُس کا آستاں ہو جائے

کبھی جو اُس مہِ کامل کا ذکر چھڑ جائے
مرا خیال بلندی میں آسماں ہو جائے

تڑپ ہی جاتا ہوں - اک ہوک دل میں اٹھتی ہے
جو دوستوں میں کبھی - ذکرِ قادیاں ہو جائے

مسیحِ پاک کے در کا غلام - جو بھی بنے
غلامِ در سے وہ شہنشۂ زماں ہو جائے

دیارِ ربوہ کا ہر ذرّہ - اے مرے ہمدم
مسیحِ پاک کی عظمت کا اک نشاں ہو جائے

بہ فیضِ حضرتِ محمود - کیا تعجب ہے
حقیر مجھ سا بھی - گر مثلِ قدسیاں ہو جائے

قیامت تک ثواب!

تحریک جدید کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اس میں حصہ لینے والے قیامت تک ثواب حاصل کرتے چلے جائیں گے۔ کیونکہ قیامت تک مسلمان ہونے والوں اور احمدیت میں شامل ہونے والوں کا ثواب اسی تحریک میں شامل ہونے والوں کو ملتا رہے گا"

وہ کون سا مومن ہے جو قیامت تک ثواب حاصل کرنے کا خواہشمند نہ ہو۔ اگر آپ کا کوئی عزیز ابھی اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے سے محروم ہے تو آج ہی اسے اس میں شمولیت کے لئے آمادہ کریں۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

بنیادی جمہوریتیں اور ہمارے فرائض

(حفیظ الرحمٰن صاحب)

۷ر اکتوبر ۱۹۵۸ء کو قوم سے خطاب کرتے ہوئے صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے اپنی پہلی تقریر میں فرمایا تھا کہ میں بالکل واشگاف الفاظ میں اس بات کا اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ ہمارا اصل مقصود ملک میں جمہوریت کا قیام و بحالی ہے۔ مگر یہ جمہوریت ایسی ہونی چاہیئے جو ہمارے عوام کی سمجھ میں آسکے اور اس سے وہ کام لے سکیں۔

چنانچہ ملک کی انقلابی حکومت نے ۱۲ر جون ۱۹۵۹ء کو اس بات کا اعلان کر دیا کہ ملک میں ایسی نمائندہ جمہوریت کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے جسے عام طور پر "بنیادی جمہوریتوں" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس منصوبہ کا مرکزی نقطۂ فکر یہ ہے کہ جمہوریت کا احیاء اس مقام سے شروع ہو جہاں اس کے عوام پر اثر انداز ہوتا ہے۔ چنانچہ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۵۹ء کو انقلاب کی پہلی سالگرہ کے موقعہ پر بنیادی جمہوریتوں کا قانون نافذ کر دیا گیا۔ جس کی رو سے آئندہ دو ماہ تک وہ جمہوری ادارے کام کرنا شروع کر دیں گے۔ جنہیں ”ایشیا میں جمہوری حکومت کا نیا تجربہ“ کہا جاتا ہے ان جمہوری اداروں کی کامیابی کا دار و مدار ہم سب پر ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان اداروں کے انتخاب میں پوری طرح حصہ لیں۔ لوگوں کو ان اداروں کے فوائد سے آگاہ کریں اور ان کو بتائیں کہ ہمارے درخشاں مستقبل کا انحصار اس امر پر ہے کہ یہ جمہوری ادارے کامیاب ہوں۔

ماضی میں جب کبھی انتخابات ہوئے تو سیاسی پارٹیوں کے نزدیک ہر قسم کی دھاندلیاں روا تھیں۔ انہوں نے ہر وہ حربہ استعمال کیا جسکے ذریعہ وہ انتخابات جیت سکتی تھیں بیلٹ بکس تک توڑ دئے گئے اور ووٹروں کو اپنے اثر و رسوخ سے مجبور کیا گیا کہ وہ ان کے حق میں ووٹ ڈالیں بڑے بڑے زمیندار جاگیردار اسمبلیوں اور دوسرے بلدیاتی اداروں کا رکن ہونا اپنا پیدائشی حق تصور کرتے تھے۔ اور ان کے مزارعین یہ گمان بھی نہ کر سکتے تھے کہ وہ زمیندار کے سوا کسی اور کو اپنا ووٹ دے سکتے ہیں۔

لیکن آج حالات مختلف ہیں نہ سیاسی پارٹیاں موجود ہیں اور نہ ہی زمیندار جاگیردار ایسے ہیں کہ وہ جائز و ناجائز حربے استعمال کریں گے اور ڈرا دھمکا کر ووٹ حاصل کرینگی کوشش کریں گے۔ سرکاری افسر انتخابات میں کسی قسم کا دخل نہیں دیں گے۔ ان حالات میں ہمارا فرض ہے کہ ہم پوری دیانتداری سے اپنے ووٹ کے حق کو استعمال کریں ووٹ ایک قومی امانت ہے اور اس کا استعمال اگر ناجائز ہوا تو اسکے اثرات ہم پر ہی نہیں ہماری آنے والی نسلوں پر بھی پڑیں گے۔ لہذا ہم اپنے اندر کھرے اور کھوٹے کو پرکھنے کا نظریہ پیدا کریں اور بغیر کسی رو رعایت ایسے شخص کو ووٹ دیں جو ووٹ کا اہل ہو جس میں خدمت قوم کا جذبہ ہو جس کا ماضی بے داغ ہو اور جو کام کرنے کی صلاحیتیں رکھتا ہو محض اس بنا پر کسی کو ووٹ دینا کہ آپ سے اس کے مراسم ہیں یا وہ آپکی برادری کا آدمی ہے۔ یا آپ کے دھڑے کا ہے کوئی قومی خدمت نہ ہو گی بلکہ یہ غداری ہو گی۔ اپنی قوم سے اپنے وطن سے اور اپنی ذات سے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ نہیں چاہتے کہ ان مصائب سے نجات پائیں جن میں ۷ر اکتوبر ۱۹۵۸ء سے قبل گیارہ سال کی طویل مدت تک ہم مبتلا رہے اس کا مطلب یہ ہوگا کہ موجودہ انقلابی حکومت کی وہ محنت رائیگاں ہے جس سے ملک کو تمام سماجی برائیوں سے نجات دلائی گئی ہے اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم چاہتے ہیں کہ وہ جونکیں دوبارہ ہمارے جسم ناتواں سے چمٹ جائیں جنہوں نے گیارہ سال تک ہمارا خون پیا اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم اس ذلت، پستی اور زوال کو قریب لانا چاہتے ہیں جس میں ماضی کی نام نہاد حکومتوں نے ہمیں دھکیل دیا تھا اور جہاں ہم ایسے بے رحم لوگوں کے رحم و کرم پر تھے جو انسانیت کی اقدار سے یکسر تہی دامن تھے۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ وہ سماجی برائیاں جن کے سوتے خشک کر دیئے گئے ہیں دوبارہ عود کر آئیں۔ نہیں آپ ہرگز یہ نہیں چاہتے تو آئیے ہم تہیہ کر لیں کہ ہمارا ووٹ پارٹی بازی، برادری، اور دھڑے بندیوں کی قیود سے بالاتر ہوگا اور صرف اس شخص کیلئے ہو گا جو اپنے کردار کی بلندی کی وجہ سے اس کا حقدار ہو گا۔

بنیادی جمہوریتوں کے چھوٹے چھوٹے حلقوں میں نہ تو امیدواروں کے لئے مشکل ہوگا کہ وہ رائے دہندوں کو اپنی صلاحیتوں سے آگاہ کر سکیں اور نہ ہی رائے دہندوں کے لئے مشکل ہو گا کہ وہ امیدوار کو جانچ سکے تقریباً ایک ہزار آدمیوں میں سے ایک شخص منتخب ہو گا رائے دہندوں کے لئے کوئی ایسی دقت نہیں ہو گی کہ وہ اپنی صحیح رائے کا اظہار نہ کر سکیں چھوٹے حلقوں کا ایک دوسرا خوش آئند پہلو یہ ہے کہ رائے دہندوں کو کسی دور دراز مقام پر جا کر اپنا ووٹ نہیں ڈالنا پڑے گا۔ اب جبکہ اپنے ہی محلہ میں یا نواح میں بیٹھ کر اپنی رائے کا اظہار کرنا ہو گا تو یہ ہر شخص کے لئے سہل ہو گا کہ وہ رائے کا صحیح استعمال کرے اور صرف ایسے امیدوار کی حمایت کرے جو خدمت قوم کے جذبہ سے سرشار ہو۔ قومی معاملات میں تماشائی کی حیثیت اختیار کر جانا کسی دور میں بھی لائق تحسین نہیں گردانا گیا۔ ہر پاکستانی کا فرض ہے کہ وہ تماشائی کی حیثیت چھوڑ کر قومی زندگی کے استحکام کیلئے عملی طور پر حصہ لے۔

ایشیائی اور افریقی قوموں نے جن پر کسی دور میں برطانیہ کی فرمانروائی تھی عام طور پر پارلیمانی نظام حکومت کو اپنایا لیکن ناخواندگی اور سیاسی شعور کے فقدان نے اس نظام حکومت کو کہیں بھی کامیابی سے ہمکنار نہ ہونے دیا آج ایشیا اور افریقہ کی ان قوموں کی نظریں ہم پر ہیں جو برطانوی طرز حکومت سے تنگ آچکی ہیں اور کسی نئے نظام حکومت کی متلاشی ہیں۔ ان حالات میں ہماری ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ ہم بنیادی جمہوریتوں کے اس تجربہ کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں اور ان قوموں کے لئے مشعل راہ ثابت ہوں۔

(مرسلہ محکمہ تعلقات عامہ و اطلاعات مغربی پاکستان)

امریکہ مشن کے ایک اور ممتاز احمدی کی وفات

امریکہ سے یہ اندوہناک خبر موصول ہوئی ہے کہ ہمارے کلیولینڈ مشن کے نہایت مخلص احمدی برادر عبدالحکیم صاحب انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

چند ماہ کے قلیل عرصہ میں امریکہ مشن کو یہ دوسرا دھکا پہنچا ہے۔ اس سے قبل ڈیٹن کی جماعت کے سابق صدر برادر رسل شفیق صاحب کا اچانک انتقال ہوا تھا۔ برادر عبدالحکیم صاحب ہمارے مشن کے اُن چند افراد میں سے تھے۔ جن کے خاندان کے قریباً سب ہی رکن احمدی تھے۔ اور جو اخلاص میں نہایت نمایاں مقام رکھتے تھے۔ آپ پہلے انڈیانا پولس کی جماعت کے صدر تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ مسز عزیزہ صاحبہ جو خود بھی احمدیت کے فدائیوں میں سے تھیں وہیں وفات پائی۔ جس کے بعد برادر عبدالحکیم صاحب کلیولینڈ آگئے۔ اور یہیں پر ایک مخلص خاتون مسز لطیفہ صاحبہ سے شادی کر لی۔ کلیولینڈ میں آپ اور آپ کی اہلیہ صاحبہ کئی ایک عہدوں پر فائز رہے اور ہمت و جانفشانی کے ساتھ خدمت سلسلہ کرتے رہے۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ کلیولینڈ کی جماعت کے روح رواں تھے۔ بہت منکسر اور خاموش طبیعت پائی تھی۔ لیکن نیکی اور تقویٰ اور اطاعت میں آپ کا مقام بہت آگے تھا دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ اور سب کا خدا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(خاکسار خلیل احمد ناصر)

درخواست دُعا

مکرم حکیم عبدالعزیز صاحب سابق چیف انسپکٹر بیت المال کی پیٹھ پر کاربنکل کا پھوڑا نکلا ہوا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(مرزا عبدالرشید دفتر وکالت مال۔ ربوہ)

احمدی بچّوں کی تربیّت

جماعت احمدیہ کی آئندہ ترقی کا انحصار احمدی بچوں کی تربیت پر ہے۔ اسلئے قائدین عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی جماعت میں مجلس اطفال الاحمدیہ ضرور قائم کریں۔ اور ایسے موزوں مستعد مربی مقرر فرما کر اطلاع دیں۔ جو بچوں کی صحیح تربیت کر سکیں۔

(مہتمم اطفال)

بقایا چندہ ادا کرنے پر مزید چندہ بطور شکرانہ

ہمارے مقدس امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے ماتحت پچیس سالہ دور میں احباب جماعت کی ایسی تربیت فرمائی ہے کہ مخلصین مالی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ کا خاص انعام سمجھتے ہیں اور اس قربانی کی ادائیگی میں اس قدر خوشی محسوس کرتے ہیں کہ اشاعت اسلام کی خاطر مزید چندہ بطور شکرانہ ادا فرما دیتے ہیں۔ اس قسم کی ایک مثال ہمارے دوست میاں عبدالرحمٰن صاحب گھڑی ساز جھنگ مگھیانہ کے ذریعہ وقوع میں آئی ہے۔ مکرم محمد بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ جھنگ مگھیانہ تحریر فرماتے ہیں:

"انہوں نے (یعنی میاں عبدالرحمٰن صاحب گھڑی ساز نے) کوشش فرما کر تمام بقایاجات ادا فرما دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور اس خوشی میں انہوں نے مبلغ دس روپے مساجد بیرون ممالک کے واسطے ادا فرمائے ہیں۔"

ایسی مثالوں سے ہمیں خوشی ہوتی ہے کہ اس سے تحریک جدید کی اصل غرض و غایت پوری ہوتی ہے جو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں مضمر ہے:

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہے۔"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے بھائی مرزا فضل بیگ ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ احباب کرام و درویشان قادیان سے التجا ہے کہ وہ میرے بھائی کی باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔

(مرزا نسیم اللہ بیگ نارووال)

(۲) میرے لڑکے عزیزم عبدالمنان فرد احمدیہ جننگ فیکٹری کنری سندھ کا دایاں بازو کی مشین کے پٹہ میں آکر کلائی کی ہڈیاں ٹوٹ گئی تھیں۔ میرپور خاص کے ہسپتال میں اپریشن کر کے ہڈیوں کو سیٹ کیا گیا ہے۔ سب احباب و درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کے لئے التجا کرتا ہوں۔

(حکیم عبدالرحمٰن شاہ دارالرحمت غربی ربوہ)

(۳) خاکسار کے والد چوہدری سربلند خانصاحب کافی عرصہ سے درد گھٹنوں اور کمر درد میں مبتلا ہیں۔ ان کی شفایابی کے لئے بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان دعا فرمائیں۔

(محمد ارشد فاروقی میکلوڈ روڈ لاہور)

(۴) خاکسار کے لڑکے عزیزم ڈاکٹر عبدالغفور زاہد ایم بی بی ایس کی کامیابی کے لئے سلسلہ کے جن احباب اور درویشان نے دعا فرمائی ہے میں ان کا بہت ممنون ہوں۔ خدا تعالیٰ نے اسے نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے اور یہ یونیورسٹی میں دوم رہا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو سلسلہ اور خاندان کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور خدمت خلق کے بہترین مواقع عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبدالرحمٰن زرگر پنڈی چری)

(۵) گذارش ہے کہ میرا بھائی جمیل احمد جو سیکنڈ ایئر ڈی آئی کالج میں پڑھتا ہے بعارضہ ریڈ سائنس بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالسمیع قمر انگس فیکٹری اوو لائلپور)

(۶) میرے والد ڈاکٹر محمد عبداللہ خانصاحب آف قلعہ صوبہ سنگھ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام میں سے ہیں لمبے عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ اب اس قدر کمزوری ہے کہ چلنا پھرنا محال ہے۔ صحابہ کرام و درویشان قادیان اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(اُمّ زرتشت۔ ربوہ)

(۷) میری اہلیہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے اور آجکل بعارضہ بخار سخت بیمار اور کمزور ہوگئی ہے نیز بچے بھی بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید محمد رفیق شاہ جیکری ایریا دارالرحمت ربوہ)

(۸) خاکسار کی والدہ عموماً بیمار رہتی ہے اور بھتیجا طارق قدیر جاوید بھی بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں

(رانا خالد رشید خان۔ ربوہ)

ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

۲۸ نومبر ۱۹۵۹ء

ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی اجتماع مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۵۹ء بروز ہفتہ ربوہ میں منعقد ہوگا انشاءاللہ۔ ایک دن کا پروگرام ہوگا جو صبح سے شروع ہو کر شام کو ختم کر دیا جائے گا۔ باہر کی لجنات بھی لڑکیوں کو بھجوانے کی کوشش کریں۔

تلاوت قرآن مجید اور نظم (درثمین) کے مقابلوں کے علاوہ تقریری مقابلے بھی ہوں گے چھوٹے گروپ (۸ تا ۱۰ سال) کے لئے عنوان ہے "فرمانبرداری" یا نماز اور بڑے گروپ (گیارہ تا پندرہ سال) کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض یا پردہ کے موضوع مقرر کئے گئے ہیں۔

کھیلیں بھی ہوں گی اور جنرل معلومات کا امتحان بھی ہوگا۔ کامیاب ہونے والی بچیوں کو انعامات دیئے جائیں گے۔ بیرونجات سے آنے والی بچیوں کے ناموں سے جلد از جلد اطلاع دی جائے۔

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دفتر دوم کے مجاہدین کی انیس ۱۹ سالہ کتاب

ایک معمر بہن نے ابھی سے اس میں شمولیت کی کوشش شروع فرما دی

دفتر اوّل کے مجاہدین کی انیس سالہ کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں دفتر دوم کے مجاہدین کو بھی انیس سال ختم ہونے پر یہ شرف حاصل ہوگا کہ ان کے نام بھی قیامت تک عزت و احترام سے یاد رکھے جانے کے لئے ایک یادگاری کتاب میں شائع کئے جائیں گے۔ انشاءاللہ العزیز۔

مکرم احمد الدین صاحب سیکرٹری تحریک جدید جہلم نے ایک معمر بہن کے اس قابل رشک جذبہ کا اظہار فرمایا ہے کہ دوسری یادگاری کتاب میں شامل ہونے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دی جائے۔ آنمکرم تحریر فرماتے ہیں:

"حضور کا نئے سال کا اعلان سننے کے بعد مسماۃ امیر بی بی زوجہ سید ولی محمد صاحب جن کی عمر اس وقت تقریباً ۷۰ سال ہوگی۔ ان کے پاس صرف ایک ہی سونے کی انگوٹھی تھی وہ فروخت کر کے ۵۰/- روپے اس کی قیمت تحریک جدید میں دے دی ہے۔ اور خواہش یہ ظاہر کی ہے کہ دفتر دوم کے جو پندرہ سال گذر گئے ہیں ان پر یہ پچاس روپے تقسیم کر دیں تاکہ جو آگے انیس سالہ کتاب شائع ہو اس میں میرا نام بھی آجائے۔"

دفتر دوم کے نوجوانوں کے لئے اس بوڑھی بہن کا نمونہ مشعل راہ ہے۔ صرف توجہ اور عمل کی ضرورت ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

شکریہ احباب

میرے والد محترم حضرت میاں عظیم اللہ صاحب صحابی حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کی اچانک وفات پر پاکستان اور بیرونی ممالک سے بزرگوں دوستوں اور احباب کی طرف سے کثرت سے میرے نام تعزیت اور ہمدردی کے خطوط اور پیغامات موصول ہوئے ہیں ان سب کا فرداً فرداً جواب ارسال کرنا میرے لئے مشکل ہے۔ لہٰذا میں الفضل کے ذریعہ ان سب تک اپنے شکریہ کے جذبات پہنچانا چاہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب بزرگوں دوستوں اور احباب کو جزائے خیر دے جو ہمارے غم میں برابر کے شریک ہوئے۔

(سلطان الرحمٰن کیپٹن ڈاکٹر از منٹگمری)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

تمام قائدین خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ وہ اپنی مجالس کے خدام کی فہرستیں مع ضروری کوائف (فارم رکنیت کے کوائف کے مطابق) مرکز کو جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ یہ بھی تصریح فرما دیں کہ ان ان خدام کے فارم رکنیت پر ہو چکے ہیں جن خدام نے ابھی تک رکنیت فارم پر نہیں کئے ان سے فوری طور پر رکنیت فارم پر کروا کے مرکز میں ارسال کئے جائیں پنسل سے کوئی فارم پر نہ کیا جائے۔ اگر مطبوعہ فارموں کی ضرورت ہو تو مرکز سے منگوا لیں۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اہم طبی معلومات

گرم چٹ پٹے مسالے معدے کی استری جھلی کیلئے خطرناک ہیں

بہت سے محتاط اور صحت کا خیال رکھنے والے لوگ خیال کرسکتے ہیں کہ رائی یا مرچیں وغیرہ غذا میں آزادی کے ساتھ کھانے سے کوئی حرج نہیں ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ چٹ پٹے مسالے میں کیمیاوی تبدیلی نہیں ہوتی ہے اور یہ ایسے ہی بے ضرر ہونے چاہئیں جیسا کہ کوئی دوسری قدرتی غذا ہوا کرتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ نہیں ہے۔ برٹش میڈیکل جرنل کے صفحات پر ایسپرین پر نقصانات اور خطروں پر بحث ہوئی تھی (۱۵ نومبر ۱۹۵۸ء کی اشاعت میں) ایک نامہ نگار نے اس دوا کے خطروں پر اتفاق کرتے ہوئے بتایا کہ رائی اور دوسرے مسالوں کے معدے پر اثرات بمقابلہ ایسپرین کے زیادہ مضرت رساں ہیں ایسپرین کی دو تین ٹکیاں خون کی تعداد معدہ میں بڑھا دیتی ہیں اور اس کے نتیجہ میں نرم معدہ کی جھلی کسی حصہ سے رسنے لگتا ہے۔ رائی کی ایک خوراک گائے کے گوشت کے ٹکڑے کے ساتھ کھلا کر معدہ کا رنگین فوٹو لیا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ معدہ کی سطح پر اس کا اثر بمقابلہ ایسپرین کے زیادہ وسیع رقبہ پر ہے اور ردعمل کی شدت زیادہ ہے غذا میں تیز مسالوں سے محتاط رہنا چاہیئے یہ معدہ کی تکالیف کا سبب ہوسکتے ہیں۔ ہم کو ان سے بچنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

وٹامن سی سرعت کے ساتھ کام کرتا ہے

کتنی سرعت کے ساتھ وٹامن سی آپ کے مسوڑھوں کو مدد بہم پہنچاتا ہے؟

۵ منٹ میں۔ کیا آپ کوئی ایسی سریع التاثیر دوا جانتے ہیں جو اتنی تیزی کے ساتھ کام کرتی ہے جیسا کہ یہ کرتا ہے؟

ڈاکٹر سیمو رائل اور ان کے رفقائے کار نے شکاگو ڈینٹل سوسائٹی کا صد سالہ تحقیقاتی انعام وٹامن سی کے انجذاب کی رفتار اور اس کا مقام منہ کی ساختوں میں متعین کرکے جیت لیا ہے۔ انہوں نے وٹامن سی کی تابکار

RADIOACTAVE—!

خوراکیں ٹیکہ کے ذریعہ استعمال کیں اور بذریعہ نظام مسوڑھوں میں ۵ منٹ — ان کے

اثرات کو جانچ پایا۔ ڈاکٹر موصوف نے معلوم کیا کہ تجرباتی حیوانات جو گوشت خوردہ (اسکروی) میں مبتلا تھے وہ وٹامن سی کے انجکشنوں کے بعد جلد صحت یاب ہوگئے۔ اگر مسوڑھوں کی خرابیوں کا علاج بغیر وٹامن سی کی کمی کے امکان کے کیا جاتا ہے تو بیکار بے نتیجہ ثابت ہوتا ہے۔ آپ اپنے اندر تازہ پھل اور سبزیاں کھا کر وٹامن سی کی کمی نہ ہونے دیں۔

الکحل کے بخارات کی مالش کرنے سے قوما (کوما)

درجۂ حرارت کی شدت کو کم کرنے کے لئے قابل قبول اور پسندیدہ طریقہ یہ ہے کہ جسم کو ٹھنڈا اسفنج کیا جائے بعض لوگ سادہ طریقہ سے ٹھنڈا پانی استعمال کرتے ہیں۔ لیکن قلیل تعداد میں الکحل کی مالش کرنا انتخاب کرتے ہیں۔ یہ زیادہ طبی معلوم ہوتا ہے۔ الکحل کے چپچپے اور خراش دار بخارات بعض اوقات مریض کو ناگوار معلوم ہوتے ہیں لیکن زیادہ تر بڑی خوشی کے ساتھ اسفنج کے ٹھنڈے اثر سے اس کا تبادلہ کرلیتے ہیں۔ بعض لوگوں میں بخارات ناگواری سے بڑھ کر مضرت رساں ثابت ہوتے ہیں جیسا کہ جریدہ امراض اطفال

JOURNAL OF PEDIATRIC

میں رپورٹ شائع کی گئی ہے۔

دو ڈاکٹروں نے ایک کیس لکھا ہے جس میں ایک اڑھائی سالہ بچی کو الکحل کا اسفنج کرنے کے بعد قوما ہوگیا۔ اس کی ہوشیلی خالہ نے ایک تولیہ ۱۲ اونس ۷۰ فی صدی الکحل میں بھگو کر رکھ دیا اور صبح تک اس کے بخارات نے اس کو بے ہوش کردیا۔ اس کے خون میں الکحل کی بڑی مقدار پائی گئی۔ جو بخارات سونگھنے کی وجہ سے تھی۔ بچی کو قوما سے نجات دلانے کے لئے سیال ات کے وریدی انجکشن اور اینٹی بائیوٹکس استعمال کئے گئے۔

بکثرت ڈاکٹر یقین کرتے ہیں کہ پانی درجۂ حرارت کو کم کرنے کے لئے موثر اور یقیناً بے ضرر ہے

سیب دانتوں کے گلنے سڑنے کو روکتے ہیں

میڈیکل پریس (۷ جنوری ۱۹۵۷ء) میں سیب کے شائقین کے لئے عمدہ خبر ہے۔ ایک سیب ایک دن میں کھانا ڈینٹسٹ سے دور رکھ سکتا ہے۔ اگرچہ سیب کے متعلق بہت کچھ قیاس آرائیاں ہیں۔ کہ یہ دانتوں کو کاربوہائیڈریٹ کے مہین ذرات سے صاف کردیتا ہے اور یہی دانتوں کے گلنے سڑنے کا سبب ہوتے ہیں۔ دو برطانوی ڈاکٹروں نے اس سلسلے میں تجربات کئے۔ اور تسلی بخش نتائج حاصل ہوئے ہیں بچوں کے دو گروپ منتخب کئے گئے جن کی عمریں ۱۵ سال تک مختلف تھیں۔ ایک گروپ کو کھانے یا ناشتہ کے بعد ایک یا دو پتلی قاشیں کچے سیب کی کھلائی گئیں اور دوسرے گروپ کو نہیں دی گئیں۔ یہ پایا گیا کہ سیب کی ہلکی ترشی نے لعاب دہن کے بہاؤ کی بڑی مقدار خارج کرنے میں تحریک پیدا کی۔ سیب کے ذرات نے دانتوں کو صاف کردیا اور لعاب دہن کی کثیر مقدار نے غذائی ذرات جو دانتوں میں پھنسے ہوئے تھے۔ دور کردیا۔ اور مسوڑھوں کی ساختوں میں تحریک پیدا کی۔ مصنفین نے لکھا ہے کہ سیب کھانے والے بچوں کے مسوڑھوں کی حالت بمقابلہ دوسرے گروپ کے نمایاں صورت میں بہتر تھی۔ اور دانتوں کے گلنے سڑنے کے کم کردینے کا اثر بھی حوصلہ افزا تھا۔ انہوں نے محسوس کیا کہ سیب کا اثر جو دانتوں کے گلنے سڑنے پر ہے اس کا وسیع تر مطالعہ باضابطہ ہے جو چیز قدرتی غذا کی تاثیر کی طرف متوجہ کرے گی وہ سب کے لئے پسندیدہ ہوگی۔ ماڈرن ٹوتھ پیسٹ کے جھوٹے دعووں سے لوگ متنفر ہوگئے ہیں۔

ہارمونز اور قلب

اگرچہ دونوں جنسیں (مرد اور عورت) طبعی طور پر کچھ نسوانی ہارمون (ایسٹروجن) پیدائش سے لیکر موت تک خارج کرتی رہتی ہیں۔ لیکن عورتوں میں ان ہارمونز کی تعداد زیادہ ہوتی ہیں۔ تاوقتیکہ وہ بچے پیدا کرنے کی عمر سے تجاوز نہ کر جائیں۔ عورتوں میں اوائل عمر سے لیکر پچاس سال تک مردوں سے کم بلکہ نظر انداز کرنے کے برابر دل کی بیماریاں ہوتی ہیں۔ سن یاس کے بعد عورتوں میں امراض قلبیہ کے خلاف مناعت ختم ہو جاتی ہیں اور ۷۵ سال کی عمر میں ایسے ہی دل کے اتنے ہی امراض ہو سکتے ہیں جتنے کہ کسی مرد کو۔ اگر امراض قلب کے خلاف مناعت اچھی ایسٹروجن سے پیدا ہوتی ہے۔ تو مرد کیا اس نسوانی ہارمون کی ٹکیاں اتنی مقدار میں استعمال کرسکتے ہیں کہ وہ امراض قلب سے محفوظ رہ سکیں اور ان میں نسوانیت بھی پیدا نہ ہو؟ ڈاکٹر جیسی مارسٹون اور الیور کرنا نے الگ الگ ۴۷ عورتوں اور ۹۰ مردوں پر ایسٹروجن کے اثرات کے جو تجربات کئے وہ کامیاب رہے۔ ڈاکٹر کرنا نے اپنے تجربات میں دیکھا کہ جن مریضوں کے خون میں کلسٹرائل اور دوسری چکنائیاں اعتدال سے بڑھ گئی تھیں۔ اور جن کے باعث انسان کو دورہ قلب کا مرض ہوتا ہے۔ وہ نسوانی ہارمون ایسٹروجن کے استعمال سے گھٹ کر اعتدال پر آگئیں۔ اور ان مریضوں میں جو سب کے سب مرد تھے۔ نسوانیت کی بھی کوئی علامت پیدا نہیں ہوئی۔ ان تحقیقات کی بنا پر امریکا کے اکثر کیمسٹوں نے تالیفی ایسٹروجن تیار کرنے کے تجربات شروع کر دیئے ہیں۔ لیکن خاتون جیسی مارسٹون کے خیال میں اس وقت بھی بازار میں مختلف ناموں سے جو نسوانی ہارمون فروخت ہو رہے ہیں وہ مردوں کو قلب کے عوارض سے بچانے میں کافی مدد کر سکتے ہیں۔

قلب کی حرکت دوبارہ آگئی

برٹش میڈیکل جرنل نے اطلاع دی ہے کہ ایک ۲۲ سالہ ماں کے دل کی دھڑکن بچے کی پیدائش کے تین گھنٹے بعد بند ہوگئی تھی۔ لیکن اس کا دل مالش کی مدد سے چار منٹ میں دوبارہ چلنا شروع ہوگیا۔ خون کے انخلا اور برف کی مدد سے خنکی پہنچانے سے وہ ۸ ۲ گھنٹوں کے بعد ہوش میں آگئی۔

شکریہ

اور

مزید تعاون کی اپیل

ہم اپنے تمام اُن احباب اور کرمفرماؤں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے شاہین بوٹ پالش کو ہمیشہ استعمال کیا یا جنہوں نے کاروباری رنگ میں ہم سے تعاون کیا۔ اور اس کی ترقی کے لئے گاہے بگاہے ہمیں اپنے مُفید مشوروں سے آگاہ کیا

اور

ہم بڑی مسرت سے اعلان کرتے ہیں۔ کہ اس وقت تک کے تجربات اور مزید ریسرچ کے بعد نیز غیر ممالک سے خاص اجزاء منگوانے کے بعد ہم بفضلہ تعالےٰ آپ کی خدمت میں بوٹ پالش کی ایک اور بہترین اور معیاری کوالٹی پیش کر رہے ہیں۔ جو آپ کی پسند کے عین مطابق ہوگی۔ اس کے لئے آپ کو چند دن انتظار کرنا ہے۔

اور وہ ہے

شاہین بوٹ پالش

شعبہ بوٹ پالش (فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ) ربوہ

معجزات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

مکرم میاں عطاءاللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء میں "معجزات حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوان پر جو جامع تقریر کی تھی افادہ عام کی غرض سے اب اسے کتابی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ۲۴ صفحات پر مشتمل ہے قیمت فی کاپی ۲ مقرر کی گئی ہے۔ ایک سو یا اس سے زائد کاپی لینے والی جماعتوں یا احباب کو یہ کتاب دس روپے فی سینکڑہ کے حساب سے دی جائے گی۔

(نظارت اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

بھارت نے ۲۵ کروڑ کا فوجی سامان خریدا

بمبئی ۲۳ نومبر مسٹر کرشنا مینن وزیر دفاع بھارت نے ایک عام اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا جارحانہ اقدام کے مقابلے میں خواہ وہ کسی جانب سے کیوں نہ ہو بھارت کی علاقائی سلامتی کے تحفظ کے لیے کسی اقدام سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ آپ نے کہا چین اور بھارت کی مشترک سرحد پر بھارت کے دفاع کے لئے ہر ضروری قدم اٹھایا جا رہا ہے۔ آپ نے کہا ہماری تیاریاں مکمل ہیں اور ہمارے دفاعی مورچے مضبوط ہیں۔ ہمارے اسلحہ ساز کارخانے پوری تیزی سے اسلحہ اور گولہ بارود تیار کر رہے ہیں۔ حال ہی میں دفاع کے لئے پچیس کروڑ روپیہ کا ساز و سامان موجودہ صورت حال کے پیش نظر فراہم کیا گیا ہے۔ ہم ہر صورت پر اپنی آزادی کی حفاظت کا عزم کئے بیٹھے ہیں۔ بھارت چین سے حالات کی اصلاح کے لئے بات چیت کرنے کو تیار ہے۔ لیکن یہ بات چیت دونوں ملکوں کے تعلقات کے اصولوں کو سامنے رکھ کر کی جائے گی۔

درخواست دعا

میرے ابا جان مکرم سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی آف منصوری کافی دنوں سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کو صحت عطا کرے۔ آمین۔

(سیدہ اختر فیضی اہلیہ حسن محمد خانصاحب عارف نائب وکیل التبشیر ربوہ)